1۔ ہستی اپنی حباب کی سی ہے

میر تقی میر

(1728ء۔۔۔1810ء)

حالات زندگی :

میر محمد تقی نام اور میر تخلص۔ اور والد کا نام میر علی متقی تھا۔ آپ آگرہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سید امان اللہ سے حاصل کی جو میر کے والد کے مرید اور منہ بولے بھائی تھے۔ بچپن میں ہی والد اور ہم ان کی وفات کے بعد میرے کو تلاش معاش کے لئے آگرہ چھوڑ کر چلی آنا پڑا۔ یہاں ایک نواب کے ہاں ملازم ہوئے وہ نواب نادر شاہ کے حملے میں مارا گیا تو میر آگرہسے لوٹ آئے لیکن انہیں دوبارہ جانا پڑا دلی میں خراب امن و امان کی وجہ سے انہوں نے مجبور ہوکر لکھنؤ کا رخ کیا وہاں نواب آصف الدولہ کے دربار سے وابستہ ہوگئے اور باقی عمر اسی سحر میں بسر کی۔

میر کو خدائے سخن کہا گیا ہے۔ انہوں نے مختلف اضافہ شعر میں طبع آزمائی کی ہے مگر کی پہچان غزل ہوئی ہے۔ وہ بلاشبہ غزل کے بادشاہ۔ خلوص دردو غم اور سادگی کی بدولت ان کی غزلیں دل پر اثر کرتی ہیں۔

ان کی شاعرانہ عظمت کا اعتراف نہ صرف ان کے ہم عصر شعرا نے کیا ہے بلکہ کہ متاخرین نے بھی انہیں سراپا ہے۔بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے ان کو "سرتاج شعرائے اردو "قرار دیا ہے۔

تصانیف:

میر تقی میر کی تصانیف میں ایک خودنوشت" ذکر میر"، ایک تذکرہ "نکات الشعراء" ایک فارسی اور اچھے اردو واوین شامل ہیں۔ اردو غزلیات کیسہ دیوان، فارسی، ذکر میر، نکات الشعراء، کا سائز اور مثنویاں لیکن ان کی وجہ شہرت

وفات:

آخر کلیم سخن کا یہ حرماں نصیب شہنشاہ شاہ 1810 میں لکھنو کی آغوش میں ہمیشہ کے لئے سو گیا۔

مُشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آتش غم	غم کی آگ	اضطراب	بے چینی
اوقات	حیثیت	چشم پر آب	آنسوؤں سے تر آنکھ
حباب	پانی کا بلبلا	خانہ خراب	برباد
سراب	دھوکا	نیم باز	آدھی کھلی ہوئی
ہستی	زندگی		